سوال و جواب

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

✿......ایک آفیسر نے سوال کیا کہ جرمنی میں احمدیوں کا Acceptence سٹیٹس کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر وہ احمدی مراد ہیں جو کافی لمبے عرصے سے ادھر رہ رہے ہیں اور جنہیں نیشنیلٹی کا حق دیا گیا ہے یا ایسے ہیں جو ادھر جرمنی میں پیدا ہوئے ہیں تو انہیں بھی اسی طرح Accept کرنا چاہئے جس طرح جرمنی ملک کے لوگوں کو Accept کیا جاتا ہے اور اگر جماعت احمدیہ کی بطور مذہب Acceptence کی بات ہے تو یہ ایک درست اور جائز بات ہے۔

پھر وہ احمدی ہیں جن پر ظلم کیا جاتا ہے اور وہ احمدی پاکستان سے جرمنی ہجرت کرتے ہیں اور جرمن حکومت انہیں ان مظالم کی وجہ سے قبول کرتی ہے اس لئے وہ ان کے مذہب کو بھی قبول کرتی ہے۔

✿......سوال کے ایک دوسرے حصہ کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا:

جو مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ تو ہمیں صحیح نہیں سمجھتے۔ اس لئے ہمارے احمدی ملک کے کسی ادارہ میں کام نہیں کر سکتے۔ یا فوج میں کوئی فریضہ ادا نہیں کر سکتے۔ تو یہ تو آپ ہی کا معاملہ ہے کہ آپ انصاف کر رہے ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب تو آپ کی حکومت نے ہی دینا ہے کہ وہ کیا فیصلہ کریں گے کہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کے دباؤ میں آجائیں گے یا نہیں۔ حکومت کو سوچنا چاہئے کہ وہ کس طرح انصاف قائم کر سکتی ہے اور احمدیوں کو ان کے حقوق دلا سکتی ہے۔

✿......ایک آفیسر کے اس سوال کے جواب میں **کہ آپ کی جماعت کے کتنے افراد جرمن فوج میں ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کی مجھے کوئی معلومات نہیں۔ یہ جماعت کے افراد کی مرضی ہے کہ وہ کس میدان میں جانا چاہتے ہیں اور جس طرح میں دیکھ رہا ہوں۔ یہاں بھی ایک احمدی نوجوان بیٹھا ہے جو فوج میں ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ وفادار ہوگا۔

✿......ایک آفیسر نے سوال کیا کہ جیسا کہ ہم **دیکھتے ہیں کہ خلیفہ پاکستانی ہے کیا یہ ممکن ہے کہ کبھی ایک خلیفہ کسی دوسرے ملک کا ہو جیسے فرنچ یا جرمن یا برٹش؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے لیڈر یا خلیفہ جماعت کے ممبران سے چنا جاتا ہے۔ ایک کمیٹی ہوتی ہے جن میں ممالک کے امراء اور چند مبلغین اور چند دوسرے افراد ہوتے ہیں وہ خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس میں کوئی پابندی نہیں کہ خلیفہ پاکستانی احمدیوں میں سے ہو۔ ایک وقت آسکتا ہے کہ خلیفہ افریقہ سے ہو، افریقن ہو یا یورپین یا کوئی اور۔ یہ اللہ کی مرضی ہی ہے۔ اللہ ہی کمیٹی کے ممبران کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ وہ کس کو چنیں۔ اس بات کا ذاتی تجربہ بہت سے لوگ آپ کو بیان کر سکتے ہیں۔ قانون کے مطابق تو کوئی پابندی نہیں ہے۔

✿......ایک آفیسر نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کی حکمت عملی اور مقصد کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے خود مسیح موعود اور مہدی اس زمانے کے امام ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے اپنے آنے کے دو مقاصد بیان کئے ہیں۔ پہلا یہ کہ مخلوق کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملانا، انسان اپنے خدا کو پہچانے اور دوسرا یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ پہلا حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد۔ اس لئے ہم صرف اسلام کا پیغام ہی نہیں پہنچا رہے، اسلام کی تبلیغ ہی نہیں کر رہے بلکہ ہم میدان عمل میں بھی کام کر رہے ہیں۔ ہم نے کئی ممالک میں ہسپتال بنوائے ہیں اور سکول بنوائے ہیں اور بھی انسانیت کے فائدہ کے لئے بہت سے کام کئے ہیں۔ ہم نے افریقہ کے دور دراز ریموٹ علاقوں میں Model Village کا پراجیکٹ شروع کیا ہے جہاں ہم غریب لوگوں کے لئے سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کر رہے ہیں۔ پینے کے لئے پانی مہیا کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ کیونکہ افریقہ میں ان لوگوں کو پینے کا پانی حاصل کرنے کے لئے میلوں میل چلنا پڑتا ہے۔ پھر اس ماڈل ویلج میں گرین ہاؤس بھی بنائے جا رہے ہیں اور کمیونٹی سنٹر بھی ہیں۔ اسی طرح اور بہت سی چیزیں شامل ہیں۔ اب ہم نے یہ پراجیکٹ افریقہ کے بہت سے ملکوں میں شروع کروایا ہے اور یہ سب کچھ صرف کسی احمدی گاؤں میں ہی نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ ہم محض انسانی ہمدردی کی بنا پر بغیر کسی مذہب و ملت، رنگ و نسل کے فرق کے یہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ بس یہ ہمارے بڑے مقاصد ہیں۔

✿......**ایک آفیسر نے یہ سوال کیا کہ کیا نیشنل یا انٹرنیشنل سطح پر کوئی پینل موجود ہے جہاں مختلف اسلامی فرقوں کے سربراہ ملیں اور اپنے اختلافات پر بحث کرتے ہوں؟**

حضور انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ احمدیہ مسلم جماعت انتہا پسند مسلمانوں کے نزدیک تسلیم نہیں کی جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ سچے اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کریں گے اور اس وقت وہ موعود شخص آئے گا۔ وہ موعود شخص ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جنہوں نے حقیقی اسلامی تعلیم پیش کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں تو صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم انسانوں تک پہنچائیں۔ اس لئے ہم صرف مسلمانوں کو ہی دعوت نہیں دیتے ہیں بلکہ دوسرے مذاہب کو بھی دعوت دیتے ہیں۔

سوال و جواب کے اس پروگرام کے بعد چائے اور ریفریشمنٹ کے دوران بھی مختلف آفیسرز حضور انور کے پاس آتے رہے اور حضور انور ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے اور ان کے مختلف سوالات کے جوابات عطا فرماتے۔ یہ سلسلہ پونے ایک بجے تک جاری رہا۔

مسجد بیت الطاہر کے لئے روانگی

بعد ازاں پروگرام کے مطابق یہاں سے مسجد بیت الطاہر کوبلنز کے لئے روانگی ہوئی۔ جنرل Bach حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے اور حضور انور کو الوداع کیا۔

دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الطاہر میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت کوبلنز (Koblenz) کی ایک کثیر تعداد نے جن میں مرد و خواتین اور بچے شامل تھے اپنے پیارے آقا کو پُر جوش نعروں کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں نے مختلف گروپس میں کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ مسجد بیت الطاہر کے بیرونی احاطہ کو رنگا رنگ جھنڈیوں کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 23 مئی 2004ء کو فرمایا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت کوبلنز شیخ ظفر محمد صاحب، مربی سلسلہ کوبلنز سید حسن طاہر بخاری صاحب اور ریجنل امیر کوبلنز ناصر احمد بشیر صاحب نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مسجد بیت الطاہر کے اندر تشریف لے گئے۔ حضور انور نے مسجد سے ملحقہ بعض حصوں کا معائنہ بھی فرمایا۔ لائبریری کے معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ یہاں کتابوں کے مکمل سیٹ نہیں ہیں۔ کتابوں کے مکمل سیٹ منگوا کر رکھیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ دو بجے حضور انور نے مسجد بیت الطاہر کوبلنز میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جماعت کوبلنز کے تمام ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں لوکل مجلس عاملہ نے گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور قافلہ واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوا۔ چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔